ادبیات

غزل

از

(جناب آلم مظفرنگری)

کم ہیں سامانِ طرب میرے لئے کم ہی سہی
سازو نغمہ نہ سہی نالہ و ماتم ہی سہی

ہو سکیں گے نہ کبھی کوئے محبت کا جواب
اقتدارِ حرم و دیر مسلّم ہی سہی

نظمِ عالم کا سبب جذبۂ دل ہے لیکن
صرف کہنے کو وہ اک جذبۂ باہم ہی سہی

مجھ کو بھی تو کوئی اعجاز دکھایا ہوتا
تم زمانے کے لئے عیسیٰ مریم ہی سہی

تشنہ کامانِ حقیقت کی تسلّی کے لئے
گر نہیں بحر تو اک قطرۂ شبنم ہی سہی

ہوں گے اک روز ہمیں مستحقِ دادِ وفا
آج ہم سے کوئی برہم ہے تو برہم ہی سہی

ہے تو اک سلسلۂ دعوتِ مژگاں قائم
خونفشانیٔ رگِ زخمِ جگر کم ہی سہی

رازِ ہستی نہیں کھلتا ہے محبت کے بغیر
اقتدائے روشِ عقل مقدم ہی سہی

فطرتِ عشق ازل ہی سے ہے مجبورِ وفا
حسن ہر رنگ میں آزادِ ہر عالم ہی سہی

ضعف میں کچھ نہیں ممکن تو شبِ غم اے دل
اک شکستہ سا کوئی نالۂ برہم ہی سہی

اس حقیقت کو نہ سمجھا کوئی وقتِ سجدہ
ہے غرض سجدے سے سجدہ پئے آدم ہی سہی

کل یہی باعثِ تخریبِ زمانہ ہوگی
آج تہذیبِ غلط رونقِ عالم ہی سہی

فرض ہے پیرویٔ مشربِ منصور آلم
گر نہیں کوئی پئے دار و رسن ہم ہی سہی